Good attempt. But where are the missing two questions?

سوال نمبر ۱: اسلام میں خواتین کے حقوق پر ایک جامع مضمون لکھیں۔

تعارف:

اسلام میں عورت کا مقام بہت معزز رکھا گیا ہے۔ اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے اور اسلامی پاسداری [illegible] خواتین کے جتنے حقوق اسلام نے دیے ہیں اتنے حقوق مغرب نے بھی نہیں بیان کیے۔ خواتین کے ذاتی حقوق سے [illegible] تک کو اسلام نے بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ اسلام سے پہلے خواتین کو [illegible] اور بیٹیوں کی پیدائش پر شرمندگی کا اظہار کیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام کی آمد عورت کے لیے عزت [illegible] ذلت اور ظلم [illegible] کا پیغام تھی۔

General Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

خواتین کے ذاتی حقوق:

1) زندگی کا حق:

اسلام سے پہلے عرب میں بیٹیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام نے [illegible] کو زندگی کے تحفظ کا حق دیا گیا۔ اور اس کو حرام قرار دیا گیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

Scanned with AnyScanner

"اور جب زندہ درگور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائیگا کہ وہ کس پاداش میں قتل کی گئی تھی؟"
(سورہ التکویر: 8,9)

2) عزت کا تحفظ:

اسلام نے عورت کو معاشرے میں عزت واحترام کے اعلیٰ درجے پر فائز کیا۔ عورت کو ہمیشہ مرد سے پہلے رکھا۔ اسلام نے مردوں کو پابند کیا کہ وہ عورتوں کے حق عصمت کی حفاظت کریں۔

"(اے رسول ﷺ) ! مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔"
(النور: 30)

3) تعلیم وتربیت کا حق:

زندگی اور عزت کے بعد اسلام نے عورتوں کی تعلیم وتربیت کو لازمی قرار دیا ہے۔ اور مردوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو تعلیم سے آراستہ کریں۔ کیونکہ تعلیم حاصل کر کے ہی عورت ~~خود کو~~ اپنا مرتبہ و مقام حاصل کرسکتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ایک تعلیم یافتہ عورت ہی ایک تعلیم یافتہ معاشرے

کو تشکیل دیتی ہے۔

ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔"

۱۔ شادی کیلئے رضامندی کا حق:

اسلام نے عورت کو شوہر کے انتخاب کا بھی حق دیا ہے کہ لڑکی کی شادی اس سے پوچھ کے کی جائے۔ اسکی مثال حضرت محمد ؐ نے پیش کی جب حضرت علی ؓ کا رشتہ آیا تھا حضرت فاطمہ (رض) کیلئے۔ تو حضرت محمد ؐ نے حضرت فاطمہ (رض) سے ان کی مرضی پوچھی تھی۔

۵۔ نان و نفقہ و معاشی حقوق:

عورت کا نان و نفقہ ہر حالت میں مرد پر واجب کیا گیا ہے۔ اگر بیٹی ہے تو باپ پر، بہن ہے تو بھائی پر، بیوی کا اسکے شوہر پر نان و نفقہ واجب کر دیا گیا ہے۔ اور اگر ماں ہے۔ تو اسکے اخراجات اسکے بیٹے کے ذمے ہیں۔

اور اگر عورت خود کماتی ہے۔ تو اسکی کمائی پر اسکا حق ہے جب تک وہ نہ چاہے اسکی

کمائی گھر کے اخراجات کیلئے بھی خرچ نہیں ہو سکتے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔

"مردوں کے لئے اس میں سے ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لئے اس میں سے ہے جو انہوں نے کمایا" (النساء: 32)

6۔ وراثت میں حقوق:

اسلام نے عورتوں کو وراثت میں باقاعدہ حقدار بنایا ہے۔ اسکے لئے قرآن میں ارشاد ہوا ہے کہ مرد کو عورتوں کے دو برابر حصے ملیں گے۔ یعنی عورت کا حصہ مرد سے آدھا ہے۔ اور باقاعدہ وراثت کی حقدار ہے۔ وراثت میں میں عورت کو بنیادی اکائی کا مقام دیا ہے۔ کیونکہ عورت کے حقوق سے مرد کے حصے کو بیان کیا گیا ہے کہ "مرد کو عورت کے دو برابر حصے ملیں گے" اسکی وجہ مرد کو دو حصے دینے کی وجہ یہ ہے کہ عورت کے نان و نفقہ کی ذمہ داری مرد کی ہے۔ اسلئے قرآن میں ارشاد ربانی ہے۔

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ بسبب اس فضیلت کے جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے اور بسبب اسکے جو وہ خرچ کرتے ہیں" (النساء: 34)

Scanned with AnyScanner

7) کاروباری و تجارتی حقوق:

اسلام نے عورتوں کو کاروبار اور تجارت کرنے کا حق دیا ہے۔ اور اس پر کوئی پابندی عائد نہیں کی۔ عورت اسلام کے دائرے میں رہ کر اپنا کوئی بھی کاروبار کر سکتی ہے۔ اور اپنے کمائے گئے پیسوں کا وہ خود مالک ہے۔

8) رائے دہی کا حق:

اسلام نے عورت کو ایک مکمل قانونی فرد تسلیم کرتے ہوئے سربراہ کے چناؤ، قانون سازی اور دیگر ریاستی معاملات میں مردوں کے برابر رائے دہی کا حق دیا ہے۔

"حضرت عمرؓ نے جب چھ صحابہؓ کی کمیٹی بنائی اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو الیکشن کمشنر بنایا تو انہوں نے مدینہ کے گھر گھر جا کر خواتین کی رائے لی انہوں نے حضرت عثمانؓ کے حق میں ووٹ دیا"۔

2) عائلی حقوق:

1) ماں کی حیثیت سے حقوق:

کسی بھی انسان کیلئے ماں ہی زندگی اسکی زندگی کا مصدر ہوتی ہے۔ وہی دنیا

میں اسکی آمد اور بقا کا سبب بھی ہے اسی لیے
اسکا شکر ادا کرنا، اسکے ساتھ نیکی سے پیش
آنا اور خدمت کرنا عورت کیلئے اعزاز
کی بات ہے۔ اور جنت کو ماں کے قدموں
میں رکھ کے عورت کی مقام کو اور بلند
کیا ہے۔ ماں کا حق باپ سے اسلئے زیادہ
ہے۔ کیونکہ بچے کی پیدائش سے لے کر تربیت
تک ماں کو زیادہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
اسلام نے ان تمام تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے
ماں کو زیادہ حسن سلوک کا مستحق قرار دیا۔
جو اسلام کا عورت پر بہت بڑا احسان ہے۔

2) اسلام میں بیٹی کی حیثیت سے حقوق:

اسلام میں عورت کے حقوق بحیثیت بیٹی
سب سے پہلا حق یہ دیا ہے کہ اسکی جان
کی حفاظت کا حکم دیا، اور ان کی تعلیم و تربیت
اچھے طریقے سے کرنے کا حکم دیا۔
حدیث نبوی ہے:
جس شخص نے اپنی دو بیٹیوں کی ان کے بالغ
ہونے تک پرورش کی۔ وہ اور میں
قیامت کے روز اسطرح ہوں گے یہ کہتے
ہوئے آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں
کو ملایا۔ اور فرمایا کہ اسطرح ہم ساتھ ہوں گے۔

تیسرا حق یہ ہے کہ بالغ ہوتے ہی ان کی شادی کر دی جائے تاکہ وہ ایک پاکیزہ معاشرتی زندگی گزار سکے۔

3) بہنوں کے حقوق:

دین اسلام نے بہنوں کو اسقدر احترام دیا ہے کہ اسکی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ حدیث نبوی میں بیٹیوں کے ساتھ بہنوں کا بھی ذکر آیا ہے۔

آپ کا ارشاد ہے:

"جس شخص نے اپنی تین بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش کی۔ ان کو اچھا ادب سکھایا۔ اور ان سے شفقت کا برتاؤ کیا۔ یہاں تک کہ وہ اسکی مدد کی محتاج نہ رہیں۔ تو اللہ اسکے لئے جنت واجب کردے گا۔"

4) بیوی کی حیثیت سے حقوق:

اسلام میں عورت کی بحیثیت بیوی کئی حقوق ہیں۔ اور اسکی ادائیگی شوہر پر لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جن میں نان و نفقہ، حق مہر اور خلع کے حقوق شامل ہیں۔

اسلام اور دین نے ہی عورتوں سے حسن سلوک اور اچھا برتاؤ کرنے کی تلقین کی گئی۔
نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ (بیویوں) کے لئے بہترین ثابت ہو اور خود میں اپنے اہل و عیال کے لئے تم میں سب سے بہتر ہوں۔"

حضور کریم ﷺ کے فرمان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مردوں کو اپنی بیویوں کی ضروریات کو مدنظر رکھنا چاہیے اور اسکو حد درجہ پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

خلاصہ بحث:

اسلام نے عورتوں کو جان، مال، عزت، تعلیم کے حوالے سے حقوق عطا کئے ہیں۔ ماں، بہن، بیٹی، بیوی کی حیثیت میں ان کے مقام کو نہ صرف خیال کیا ہے بلکہ اعلیٰ بھی عزت دی ہے اسلام سے پہلے عرب کی جاہلی تہذیب ہو یا دوسری تہذیب کہیں بھی عورت کو ایسا مقام نہیں ملا جیسا اسلام نے دیا ہے۔ **بقول اقبال:**

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشتِ خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اسی درج کا درِ مکنوں

Scanned with AnyScanner

سوال نمبر 2: زکوۃ کی اہمیت اور فلسفہ بیان کریں. اسکے روحانی، اخلاقی اور سماجی فوائد بھی بیان کریں۔

1. تعارف:

زکوۃ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اسکے معنی ہے طہارت و پاکیزگی، نشو و نما، بڑھوتری اور اضافہ ہے۔ اصطلاح میں اسکے معنی ہے۔ مال و دولت کی پاکیزگی۔ یعنی مخصوص مال میں سے مخصوص مقدار میں شریعت کے بیان کردہ مصارف میں خرچ کرنا۔ زکوۃ ۲ ہجری میں فرض ہوئی اور نماز کے بعد دوسری اہم ترین عبادت ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔

"اور نماز قائم کرو، اور زکوۃ ادا کرو۔"

(البقرہ: 43)

زکوۃ کا تعلق نہ صرف مال کی پاکیزگی سے ہے بلکہ اسکے انسان کی روحانی، اخلاقی اور سماجی زندگی پر بھی مثبت اثرات ہوتے ہیں۔

زکوۃ کی اہمیت:

نماز کے بعد اسلام کا سب سے اہم رکن زکوۃ ہے۔ اسی لئے قرآن پاک میں

کئی مقامات پر نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ
ادا کرنے کا بھی حکم آیا ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

"پس نماز پڑھو اور ادا کرو زکوٰۃ اور اطاعت کرو
رسول ﷺ کی" (سورۃ نور آیت 56)

اسلام میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی سختی سے تاکید
کی گئی ہے۔ اسکا اندازہ اس بات سے
لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے زکوٰۃ کے منکرین کے خلاف جہاد کیا۔
قرآن کریم میں بھی زکوٰۃ ادا نہ کرنے
والوں کو عذاب کی وعید سنائی ہے۔
"اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ہاتھ
روک کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"
(البقرہ - 195)

ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے:
"اور جو لوگ سونا اور چاندی
جمع کرتے ہیں۔ اور ان کو اللہ کی راہ
میں خرچ نہیں کرتے ہیں۔ تو ان کو دردناک
عذاب کی بشارت دیجیئے"
(القرآن)

غرض کہ زکوٰۃ کی ادائیگی واجب قرار دیا
گیا ہے۔ اور ان کے منکرین کے خلاف

عذاب بنایا گیا ہے

زکوٰۃ کا فلسفہ:

زکوٰۃ کا فلسفہ ایک تو یہ ہے۔ کہ اس سے انسان کا نفس پاک ہوتا۔ انسان دنیاوی مال جمع کر کے اسکی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اسکے دل میں حرص جنم لیتا ہے۔ اور زیادہ مال جمع کرنے کی۔ اور وہ اپنے نفس کے قابو میں آجاتا ہے لیکن زکوٰۃ ادا کرنے سے اسکے دل سے ایک تو حرص ختم ہو جاتی ہے۔ اسے اس بات کا علم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ دنیاوی مال دائمی نہیں ہے۔ اب بات یہ ہے۔ کہ وہ مال جو اسے سب سے زیادہ عزیز ہے وہ اس میں سے دوسروں کو کیسے دے گا؟ تو جب حکم الٰہی ہے اسے اپنے اس مال میں سے دوسروں کا حصہ نکالنے کی طرف مائل کرتا ہے۔ اسطرح وہ اپنے نفس کے خلاف جا کے حکم الٰہی کی تکمیل کرتا ہے۔ یہ اسکی اپنی نفس کے خلاف پہلی جیت ہے۔ اسطرح اسکے دل سے مال جمع کرنے کی حرص بھی ختم ہو جاتی ہے

دوسرا فلسفہ یہ ہے۔ کہ زکوٰۃ اللہ اور انسان

کے درمیان تجارت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دو طرح سے آزماتا ہے۔ ایک کو مال دے کر اور ایک کو مال نہ دے کر۔ اب جب یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو نہ دے۔ تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے تجارت کرتا ہے۔ اپنے ایک بندے کی مدد اپنے دوسرے بندے کے ذریعے کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندے کی مدد کرنا چاہتا ہے تو وہ دوسرے بندے کے دل میں اس کے لئے رحم اور مدد کا جذبہ ڈال دیتا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے محبت ڈال دیتا ہے۔ اس طرح لوگوں کے درمیان رحم دلی، تعاون اور خیر خواہی کا جذبہ بڑھتا ہے اور زکوٰۃ دینے والا دنیا اور آخرت میں عزت و وقار حاصل کرتا ہے۔

زکوٰۃ کے روحانی، اخلاقی اور معاشرتی فوائد

۱) زکوٰۃ کے روحانی فوائد:

- **محبت الٰہی کا حصول:**

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بہت

زیادہ مال دے کر آزماتا ہے۔ پہلے مال دے کے انسان کے دل میں مال کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ پھر زکوٰۃ کا حکم دے کر انسان کو آزماتا ہے۔ اسطرح جب انسان اللہ کے حکم تعمیل میں اپنے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ تو محبت الٰہی کے حصول کا حقدار بنتا ہے۔ اور یہی لوگ اہل ایمان ہوتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

"ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔"

(البقرہ: 165)

2) مال کی محبت کا خاتمہ:

زکوٰۃ سے انسان کے دل سے مال کی محبت کا خاتمہ ہوتا جو کہ اسکے نفس کو پاک کرنے کا باعث بنتا ہے۔ کیونکہ مال کی محبت سے نکل کر ہی بندہ اللہ اور اللہ کے بندوں کی محبت کی طرف راغب ہوتا ہے۔

3) اطمینان قلب کا حصول:

انسان کے پاس مال کی کثرت اسکی بے چینی کا باعث بنتا ہے۔ وہ ہر وقت اس سوچ میں رہتا ہے کہ مال کو کیسے بڑھایا جائے اور اسکی حفاظت کیسے کی جائے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال کی محبت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اور اس سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔

Scanned with AnyScanner

2) زکوٰۃ کے اخلاقی فوائد:

1) انسانیت کا جذبہ:

دنیا میں انسانیت سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں لیکن انسان اس دنیا میں آ کر دنیاوی مال جمع کرنے میں اتنا مصروف ہو جاتا ہے کہ اسے اپنا فریضہ ہی یاد نہیں رہتا جو کہ مخلوقِ خدا سے محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کے ذریعے ایک انسان کی دوسرے انسان کے ذریعے مدد کرتا ہے۔ اس طرح انسانیت کا جذبہ لوگوں میں اجاگر ہوتا ہے۔

2) عاجزی و انکساری کا جذبہ:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے لوگوں کے دلوں سے غرور و تکبر کا خاتمہ ہو جاتا ہے کیونکہ مال حاصل کر کے کچھ لوگ خود کو دوسروں پر برتر سمجھنے لگتے ہیں۔ لیکن جب وہ اللہ کے حکم کو مانتے ہوئے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ تو وہ جان جاتے ہیں کہ سب سے اعلیٰ اللہ کی ذات ہے۔ اور یہ مال اللہ نے ہی دیا ہے۔ اور اسی کی راہ میں خرچ کرنا ہے اس طرح اسکے دل میں عاجزی و انکساری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

3) سخاوت کا جذبہ:

زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے دل میں

Scanned with AnyScanner

سخاوت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ جان جاتا ہے۔ کہ خرچ کرنے سے زیادہ دینے میں خوشی محسوس ہوتی ہے کیونکہ جب زکوٰۃ دینے والے کے چہرے پہ خوشی دیکھتا ہے انسان تو وہ خود بخود خوش ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ کے معاشرتی اثرات:

1) غربت کا خاتمہ اور انسانی فلاح

زکوٰۃ انسانوں کی فلاح و بہبود کا ضامن ہے۔ اور انسانیت کو غربت و افلاس کی بیماری سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور انسانوں میں باہمی محبت و خلوص کے جذبات کو فروغ دیتی ہے یوں انسانی فلاح و بہبود کے لئے راہ ہموار ہوتی چلی جاتی ہے۔

2) طبقاتی تقسیم کا خاتمہ:

دولت کی غیر منصفانہ تقسیم انسانوں کے درمیان اختلافات کو جنم دیتی ہے اور معاشرہ امیر اور غریب کے دو طبقات میں تقسیم ہو کر رہ جاتا ہے۔ لیکن اسلامی معاشرے میں امرا مستحقین کا حق ان کے مطالبے کے بغیر اپنا ~~حق~~ فرض سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔ ~~سط~~ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کے مال میں سے غریبوں کا بھی حصّہ ہے۔

Scanned with AnyScanner

ارشادِ ربانی ہے:
"اے ایمان والوں ہم نے جو تمہیں رزق دیا اس میں سے خرچ کرو۔ (البقرہ: 4)
اسطرح ان کے درمیان محبت قائم ہوجاتی ہے اور وہ ایک دوسرے کے اور بھی قریب آجاتے ہیں۔

3) جرائم کا خاتمہ اور سلطنت کا استحکام:

دولت کی غیر منصفانہ تقسیم سے معاشرے میں کئی جرائم جنم لیتے ہیں۔ زکوۃ کی ادائیگی سے غریبوں کی مالی مدد ہوتی ہے جس سے جرائم کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اور جرائم کی زیادتی سے سلطنت کو جو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہوتا ہے وہ بھی ختم ہوجاتا ہے اور سلطنت مستحکم ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث:

زکوۃ اسلام کا ایسا ایک نظام ہے جس سے سماج سے غربت کا خاتمہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے یہ ایسا نظام ہے جس سے امیروں اور فقیروں کے درمیان محبت و الفت میں اضافہ ہوتا ہے۔ زکوۃ وہ حق ہے جس کائنات کے خالق نے اپنے فقیر و مسکین اور ان جیسے بندوں کیلئے متعین کیا۔ زکوۃ اسلام کا وہ خوبصورت نظام ہے جو اقتصادی و معاشی سطح پر

کمزور اور مجبور لوگوں کو مضبوط کرتا ہے۔ یہ
اللہ سے تجارت کا ذریعہ ہے اور مال کی پاکیزگی
کا اہم ذریعہ ہے۔

بقول اقبال:

کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک و صاف
منعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امیں

Scanned with AnyScanner